مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

نَوجوان نَسل کی کردار سازی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

نَوجوان نَسل کی کردار سازی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

کردار کا لُغوی معنیٰ واہمیت

برادرانِ اسلام! کردار کا لُغوی معنیٰ: طرز، روِش، طَور، طریق، شُغل اور عادت وخصلت کے ہیں[1]، کسی بھی انسان کا کردار اس کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے، چنانچہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ، اپنی قوم کے نَوجوانوں اور بچوں کی کردار سازی پر بھی خاص توجہ دیں؛ کہ یہ ہماری قوم وملّت کا سرمایہ اور مستقبل ہیں!۔

نعمتِ الٰہی کا حُصول

عزیزانِ محترم! نوجوان کسی بھی قوم وملّت کے درخشاں مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں، اگر ان کی کردار سازی اور اچھی تربیت پر توجہ دے دی جائے، تو اُن کا وُجود

(۱) "فرہنگِ آصفیہ" ۳/۴۹۳۔

دنیا وآخرت میں نعمتِ الٰہی کے حُصول کا باعث بنتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ، إِلَّا مِنْ ثَلاَثَةٍ: (١) إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، (٢) أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، (٣) أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ»[1] "انسان جب اِس دارِ فانی سے کُوچ کرتا ہے، تو تین ۳ چیزوں کے سِوا اُس کے تمام اَعمال منقطع ہو جاتے ہیں: (۱) ایک صدقۂ جاریہ، (۲) دوسرا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) اور تیسرا وہ نیک اَولاد جو اُس کے لیے دعا کرتی رہے"۔

خیر وبھلائی کی تعلیم

حضراتِ گرامی قدر! خیر وبھلائی کی تعلیم، اِصلاحِ مُعاشرہ اور کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ حضرت سیّدنا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- نے خاص طَور پر اس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «عَلِّمُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُم الْخَيْرَ!»[2] "اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھلائی کی تعلیم دو!"۔

آج کے بچے کَل کے نوجوان ہیں، ان کی اچھی تربیت ان کی مثبت کردار سازی کا پہلا زینہ، اور ان کے لیے ہماری طرف سے بہترین تحفہ ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَداً مِنْ نَحْلٍ، أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ!»[3] "باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں،

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الوصية، ر: ٤٢٢٣، صـ٧١٦.

(٢) "شُعب الإيمان" باب في حقوق الأولاد والأهلِين، ر: ٨٧٠٤، ٦/ ٢٩١١.

(٣) "سنن الترمذي" باب ما جاء في أدب الولد، ر: ١٩٥٢، صـ٤٥٣.

کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے!"۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں اور نوجوان نسل کو، دُنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کریں؛ کہ اس کے بغیر اَخلاقی تربیت اور کردار میں سُدھار، کسی طور پر ممکن ہی نہیں!۔

نَوجوان نسل کی کردار سازی میں والدین کا کردار

عزیزانِ مَن! نوجوانوں اور بچوں کی کردار سازی میں متعدّد عوامل کا عمل دخل ہوتا ہے، لیکن ان میں سب سے اہم چیز اُن کی اچھی تعلیم وتربیت کا اہتمام ہے، اچھی تعلیم وتربیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ اولیول (O`Level) کے کسی مہنگے اور شاندار اسکول میں داخلہ (Admission) دِلوا کر انسان بے فکر ہو جائے! بلکہ والدَین پر لازم ہے کہ قوم کے اِن مِعماروں کو خدمتِ دِین اور تعمیرِ وطن کے لیے ذہنی طور پر تیار کریں، ان کی مثبت کردار سازی کریں؛ تاکہ ان میں عقائد کی پختگی، اَخلاق کی درستگی، اعمال کی پاکیزگی، کردار کی بلندی، فکر ونظر کی وُسعت، اور عزّتِ نفس کا اِحساس اُجاگر ہو! اور وہ اچھے مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ، ایک خوددار شہری بن کر بھی مُعاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

یاد رکھیے! امّتِ مسلمہ کے یہ نوجوان، قوم وملّت کی امانت ہیں، ان کی اچھی تعلیم وتربیت اور بہترین کردار سازی والدین کی ذمّہ داری ہے، اس مُعاملے میں ذرا سی بھی کوتاہی، آخرت میں پکڑ کا باعث بن سکتی ہے! سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ...وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِه، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ

رَعِيَّتِهَا»[1] "تم سب اپنی اپنی جگہ ذمّہ دار ہو، اور تم سب سے تمہارے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا! ... مرد اپنے اہل وعِیال کا ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، جبکہ عورت اپنے شوہر کے گھر میں ذمّہ دار ہے، اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا!"۔

نسلِ نَو کی کردار سازی میں اساتذہ کا کردار

حضراتِ ذی وقار! نوجوانوں کی کردار سازی میں اساتذہ (Teachers) کے کردار کا، کسی طور پر انکار نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اگر یوں کہا جائے تو شاید بے جانہ ہوگا، کہ اسکول، کالج (College) اور جامعہ (University) وغیرہ میں اچھی تعلیم دِلوانے کا، ایک اہم مقصد نوجوانوں کی کردار سازی اور شخصی تعمیر بھی ہوتا ہے، اس سلسلے میں اسکول اور کالج کی انتظامیہ اور ہمارے تعلیمی بورڈز (Education Boards of) معیاری نصاب تشکیل دینے کی کوشش کرتے ہیں، پیشہ وارانہ اساتذہ کا تقرُّر کیا جاتا ہے، لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مناسب چیک اینڈ بیلنس (Check & Balance) نہ ہونے کے باعث، آج خاطر خواہ نتائج دیکھنے میں نہیں آتے! ہمارے تعلیمی اداروں میں اَخلاقی تربیت کا بڑا فُقدان ہے، اسلامی تعلیمات کو ثانوی حیثیت نہیں، بلکہ کوئی حیثیت نہیں دی جاتی ہے! اساتذہ (Teachers) اَخلاقی طور طریقوں، اسلامی اَقدار اور نفسِ مضامین کو طلباء کے قلب وذہن میں اُتارنے، اور اپنی عملی زندگی میں اس کا نفاذ کرنے کے بجائے، رَٹنے پر زور دیتے ہیں! یہ چیز ہمارے نوجوانوں کے

---

(١) "صحيح البخاري" باب الجُمُعَةِ في القُرى والمُدن، ر: ٨٩٣، صـ١٤٤.

لیے کسی زہرِ قاتل سے کم نہیں!؛ کیونکہ کسی چیز کو رَٹ کر امتحان تو پاس کیا جاسکتا ہے، اے پلس گریڈ (A+ Grade) یا امتیازی پوزیشن (Privileged Position) بھی حاصل کی جاسکتی ہے، لیکن نوجوانوں کی اَخلاقی تربیت اور کردار سازی نہیں کی جاسکتی! لہٰذا شعبۂ تعلیم سے وابستہ ہمارے تمام اساتذۂ کرام کو، اپنی اس اہم ذمّہ داری کا احساس کرنا ہوگا! ملازمت کے بجائے عبادت سمجھ کر اپنے تدریسی فرائض کو مکمل ایمانت اور دیانتداری سے ادا کرنا ہوگا!؛ تاکہ نوجوان نسل کی مثبت کردار سازی کر کے انہیں اچھا، کارآمد اور باعمل مسلمان شہری بنایا جاسکے!۔

تعلیمی اداروں میں منشیات کی لعنت اور نَوجوان نسل

میرے محترم بھائیو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ آج ہمارے بعض تعلیمی اداروں کا ماحول خطرناک حد تک بگڑ چکا ہے، بعض کالجز اور یونیورسٹیز (Colleges and Universities) میں منشیات فروشی کا سلسلہ سرِعام جاری ہے، نوجوان نسل ہماری آنکھوں کے سامنے تباہی کے عمیق گڑھے میں دھکیلی جارہی ہے، جبکہ دوسری طرف ہمارے حکمران اور ان کے ترجمان ہیں، کہ انہیں میڈیا پر "سب اچھا ہے" کی گردان رَٹنے ہی سے فرصت نہیں! آخر ہماری آنکھیں کب کھلیں گی؟!

خدارا! حصولِ علم، ملازمت، یا کسی کام کاج سے گھر سے باہر جانے والے نوجوانوں، اور چھوٹے بہن بھائیوں پر نظر رکھیں! کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا اور یاری دوستی کیسے لوگوں کے ساتھ ہے؟ ان کی سماجی سرگرمیاں (Social Activities) کیا ہیں؟ موبائل فون (Mobile Phone) وغیرہ پر وہ کیا دیکھتے سنتے اور کیسے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں؟ ان سب اُمور پر کڑی نگاہ رکھیں، اور لاڈ پیار کے چکر میں ان کی دنیا وآخرت کی تباہی کا باعث نہ بنیں!۔

صحبت اور ہمنشینی کا کردار سازی میں عمل دخل

عزیزانِ مَن! کسی انسان کے اچھے یا بُرے کردار میں، صحبت اور ہمنشینی کا بڑا عمل دخل ہوا کرتا ہے، اگر انسان اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا، تو اس کا کردار بھی اچھا ہوگا، اور اگر کسی شخص کا بُرے لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا ہوا، تو اس کے کردار اور قول وعمل میں بھی اس کی جھلک بہت نمایاں نظر آئے گی! لہٰذا ہمارے نوجوانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کریں، زیادہ سے زیادہ وقت بزرگانِ دین اور نیک لوگوں کے ساتھ گزاریں؛ تاکہ ہماری اَخلاقی تربیت ہو! اور اُن سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا رہے! اللہ ربّ العالمین نے ہمیں اچھے، سچے اور نیک لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو!"۔

عزیزانِ محترم! کردار سازی کے لیے صرف اچھے لوگوں کی صحبت اور ہمنشینی اختیار کرنا کافی نہیں، بلکہ بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور رہنا بھی ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ ربّ العالمین نے جہاں ہمیں ایک طرف اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا، وہیں دوسری طرف بُرے لوگوں کی صحبت سے دُور رہنے، اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بھی منع فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾[2] "تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھ!"۔

---

(١) پ١١، التوبة: ١١٩.

(٢) پ٧، الأنعام: ٦٨.

بُری صحبت کی جدید صورتیں اور ذرائع

میرے محترم بھائیو! اچھی یا بُری صحبت کا تعلق صرف انسان تک ہی محدود نہیں، اگر کوئی شخص فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، انسٹاگرام (Instagram)، انٹرنیٹ (Internet)، یا دیگر سوشل میڈیا (Social Media) ذرائع سے، گانے باجے سنتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے، فحاشی وعُریانیت پر مبنی ویڈیوز (Videos) دیکھتا ہے، یا اجنبی لڑکے لڑکیوں سے شریعت مُطہَّرہ کے اُصول کے خلاف، بے تکلّف گفتگو یا چیٹ (Chat) کرتا ہے، تو یہ سب اُمور بھی بُری صحبت کا کام کرتے ہیں، بلکہ برائی کے رَواج میں ان سب چیزوں کی تاثیر بہت تیز اور انتہائی خطرناک ہے، لہذا نیک بننے اور اپنے کردار میں بہتری لانے کے لیے، ایسے غیر شرعی اُمور اور ذرائع سے بچنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے؛ کہ صحبت بہر صورت اپنا رنگ دکھاتی ہے!۔

سرکارِ دوعالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَمَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ إِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً خَبِيْثَةً»[1] "اچھے اور بُرے دوست کی مثال مُشک اُٹھانے والے، اور بھٹّی دھونکنے والے کی طرح ہے: کہ مُشک اُٹھانے والے سے یا تو کچھ خریدو گے، یا تم اُس کی صحبت سے اچھی خوشبو پاؤ گے، جبکہ بھٹی دھونکنے والا، یا تو تمہارے کپڑے جَلادے گا، یا تم اُس کی صحبت سے بد بو پاؤ گے!"۔

---

(١) "صحيح ابن حِبّان" كتاب البِرّ والإحسان، ر: ٥٦٢، صـ١٤٧.

حضرت سیّدنا حکیم لُقمان علیہ الرحمۃ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ "جس نے بُرے دوست کی صحبت اختیار کی وہ سلامت نہیں رہے گا، اور جو نیک دوست کی صحبت اختیار کرے گا، وہ قابلِ قدر مال پائے گا[1]۔ تو معلوم ہوا کہ ہمنشینی اور دوستی کے اثرات، انسان کی شخصیت وکردار پر ضرور مرتّب ہوتے ہیں، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان بُری صحبت سے بچے، اور نیک صحبت اختیار کرے!۔

شراب نوشی ... کردار سازی میں ایک بڑی رکاوٹ

عزیزانِ گرامی قدر! ہماری نوجوان نسل کے اَخلاق وکردار میں جن اشیاء نے بگاڑ پیدا کیا، شراب نوشی بھی ان میں سے ایک ہے، اللہ تعالی نے مسلمانوں پر شراب نوشی حرام فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور پانسے (فال کے تیر پھینکنا) ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم فلاح پاؤ! شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں شراب اور جُوئے کے سبب، بُغض اور دشمنی ڈلوادے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، توکیا تم باز آگئے!"۔

لہٰذا ہمیں اپنی نوجوان نسل کے کردار میں سُدھار پیدا کرنے، اور انہیں ایک اچھا اور مُعاشرے میں مفید انسان بنانے کے لیے، اس چیلنج (Challenge)

---

(١) "الزُهد والرقائق" بَابُ فضْل ذِكْر الله ﷻ، ر: ١٠٥٩، ١/ ٣٧٣.

(٢) پ٧، المائدة: ٩٠، ٩١.

سے بھی نپٹنا ہوگا!۔

بدکاری... اَخلاقی بگاڑ کا سب سے بڑا سبب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کسی بھی انسان کے کردار میں بگاڑ پیدا کرنے کا، سب سے بڑا سبب زِناکاری ہے، یہ انتہائی بے حیائی کا کام ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ نے اس کی سخت مُمانعت وحرمت بیان فرمائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾[1] "بدکاری کے پاس بھی مت جاؤ، یقیناً وہ بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے!"۔

آج بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ ہمارا نوجوان اس فعلِ شنیع میں بری طرح مبتلا ہوا جاتا ہے، اُسے اپنے کردار، خاندانی عزّت ووقار اور شرعی حُدود وقُیود کا بھی کوئی لحاظ وپاس نہیں رہا، باوُجود یہ کہ حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے نوجوانوں سمیت اپنی تمام اُمّت کو، بدکاری وفعلِ حرام سے بچنے پر جنّت کی ضمانت دی ہے، مصطفی جانِ رحمت صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ!»[2] "جو مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان)، اور دونوں پیروں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں"۔ لہٰذا ہماری نوجوان نسل سمیت ہم سب پر لازم ہے، کہ اس فعلِ بد سے کوسوں دُور رہیں، بلکہ اپنی نسلوں کو بھی اس سے بچائے رکھیں!۔

---

(١) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٢.

(٢) "صحيح البخاري" باب حِفْظِ اللِّسَانِ، ر: ٦٤٧٤، صـ١١٢٣.

تزکیۂ نفس ... تعمیرِ شخصیت اور کردار سازی کا ایک اہم پہلو

حضراتِ گرامی قدر! شخصیت اور کردار کی تعمیر کو دینِ اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اللہ تعالی نے اپنے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے جو اَحکام نازِل فرمائے ہیں، اُن میں تعمیرِ شخصیت اور کردار سازی ہمیشہ اہم ترین موضوع رہا ہے، کہ انسان کی فلاح وکامیابی کا راز اِسی میں پنہاں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾[1] "وہ مُراد کو پہنچا جس نے اس (نفس وباطن) کو پاکیزہ کر لیا، اور نامُراد ہوا وہ جس نے اسے (گناہوں میں) دَبائے رکھا!"۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنی اور اپنے نوجوانوں کی کردار سازی میں، تزکیۂ نفس کے پہلو کو بھی ضرور پیشِ نظر رکھیں!۔

حُسنِ اَخلاق... مثبت کردار سازی کا ایک مؤثر ذریعہ ہے

حضراتِ ذی وقار! کسی بھی انسان کا کردار اُس وقت تک بہتر نہیں ہو سکتا، جب تک وہ حُسنِ اَخلاق جیسی بہترین صفت سے متّصف نہ ہو جائے، حضرت سیّدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ القِيَامَةِ، مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللهَ لَيُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ!»[2] "بروزِ قیامت مؤمن کے میزان میں، سب سے زیادہ بھاری اور وَزن دار چیز، اس کے اچھے اَخلاق ہوں گے، اور اللہ تعالی فحش گوئی کرنے

---

(١) پ٣٠، الشمس: ٩، ١٠.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب البِرّ والصلة، ر: ٢٠٠٢، صـ٤٦٢.

والے کو دشمن رکھتا ہے!" یعنی اللہ تعالی ہر فحش گو، بد اَخلاق، بدکردار، بد کلام اور بے حیا شخص کو ناپسند فرماتا ہے!۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، أَحْسَنكُمْ أَخلاَقاً»[1] "یقیناً تم میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ ہے، جو اَخلاق میں سب سے اچھا ہے"۔

دعوتِ فکر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مذکورہ فرامینِ مبارکہ، ہمیں دعوتِ فکر دے رہے رہیں، کہ ایک اچھا مسلمان بننے اور اپنے کردار میں بہتری لانے کے لیے، اَخلاق کا اچھا ہونا کتنا ضروری ہے! لہٰذا اگر ہم واقعی ایک اچھا اور باعمل مسلمان بننا چاہتے ہیں، اور اپنی نوجوان نسل کی مثبت کردار سازی کرنا چاہتے ہیں، تو اُن کی کردار سازی کے ساتھ ساتھ، ہمیں اپنی ذات کو بھی تمام اَخلاقی رَذائل سے پاک کرنا ہوگا، اور مخلوقِ خدا کے ساتھ نرمی، شفقت، لُطف، مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا ہوگا؛ کہ ہمارے دینِ متین کی یہی تعلیمات ہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے کردار وسیرت میں بہتری پیدا فرما، ہمارے قول وفعل کے تضاد کو ختم فرما، ہماری اور ہماری نوجوان نسل کی اِصلاح فرما، انہیں بے راہ رَوی سے محفوظ

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب أصحاب النّبي، ر: ۳۷۵۹، صـ٦٣٢.

فرما، شراب نوشی، بدکاری، بداَخلاقی، بدکرداری اور بداَعمالی سے بچا، حُسنِ اَخلاق کی دَولت سے مالامال فرما، اور تزکیۂ نفس کا جذبہ عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام

عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.